بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

جدید چین کے بانی چیئرمین ماؤزے تنگ بالآخر ایک طویل سپاہیانہ اور پُر وقار انقلابی زندگی بسر کرنے کے بعد دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ماؤزے تنگ کا شمار بیسویں صدی کے ان فکری اور انقلابی رہنماؤں میں ہوتا ہے جنہوں نے نہ صرف اپنے ملک کے کروڑوں انسانوں کو نئی زندگی دی بلکہ عالمی برادری کے دل و دماغ پر بھی گہرے نقش چھوڑے۔ ماؤ نے اپنے فلسفۂ حیات کو بروئے کار لانے کے لیے جس محنت، استقامت، ولولہ، اخلاص اور صبر و تحمل سے کام کیا، اس نے چینی قوم کے سامنے فکر و عمل کی نئی راہیں کھول دیں۔ جن پر چل کر کروڑوں انسانوں نے اپنے دامن سے سستی و کاہلی، کام چوری و نامرادی کے ہر داغِ ذلت کو دھو دیا۔ ماؤ نے اپنے فکر و عمل اور طرزِ زندگی سے قوموں کو زندہ رہنے کا ڈھنگ سکھایا اور صحرائے حیات میں گم کردہ راہ قوموں کو بتایا کہ بلند نصب العین سے تہی دامنی اور جذبۂ عمل سے محرومی کا نام موت ہے۔ ماؤ کی کامیاب زندگی کو دیکھنے کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ماؤ کو یہ مرتبہ بلند کیسے ملا؟ کیونکہ بیسویں صدی نے اور بھی بڑے بڑے مدبر، سیاستدان، انقلابی اور فوجی ماہرین کو جنم دیا، جنہوں نے اپنی قومی تاریخ میں نمایاں کردار ادا کیا لیکن ان میں سے کوئی بھی ماؤزے تنگ کے مقام کو نہ پا سکا۔ ہماری رائے میں اس کی ایک بڑی وجہ ماؤ کا حسنِ عمل ہے جس نے ماؤ کو بڑا بنایا۔ بے شبہ دنیا میں سچائی کا اعتراف